خدا کی کہانی

مائیکل گن

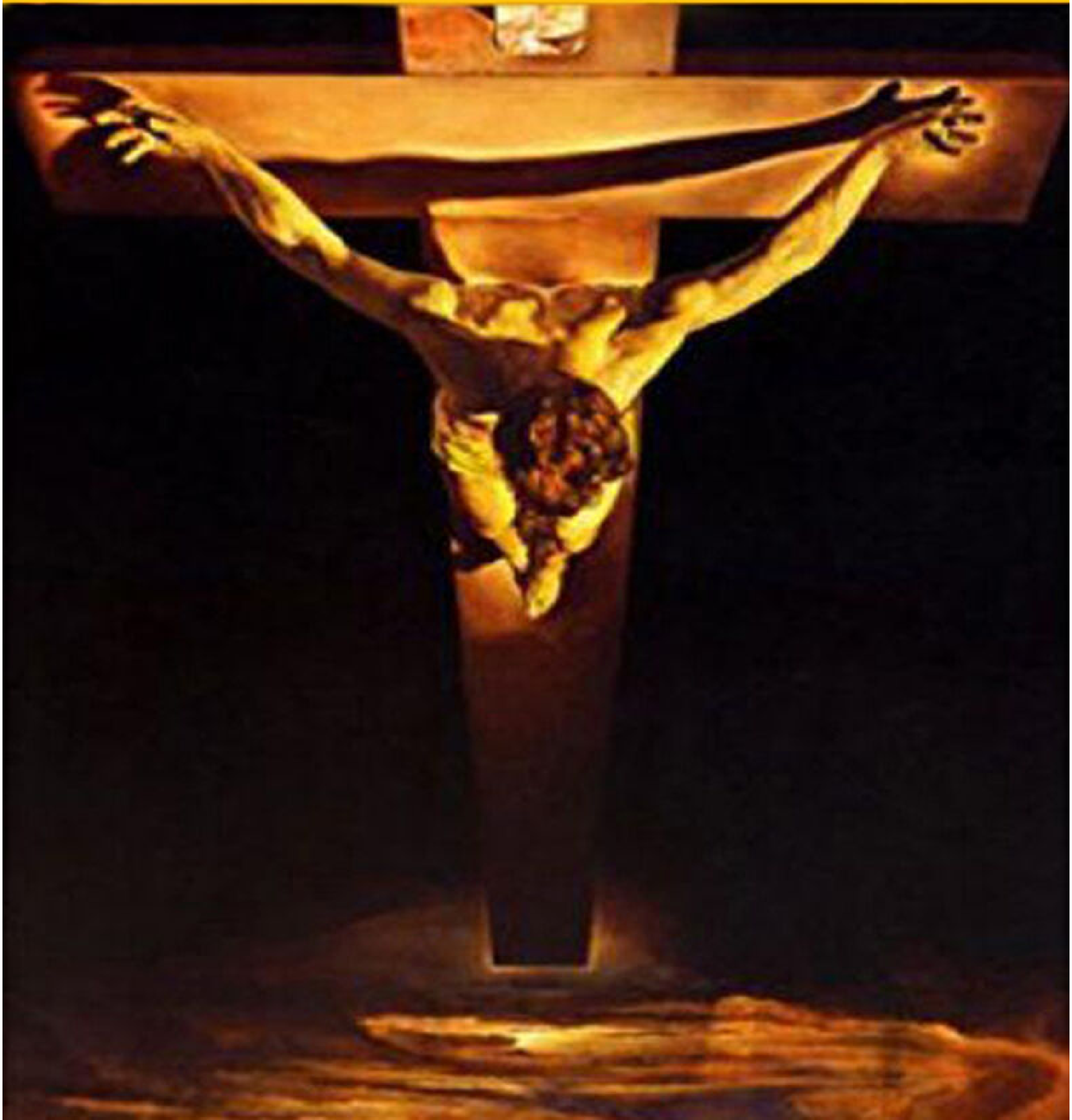

خدا کی کہانی

مصنف

مائیکل گن

مترجم

وشال خالد

گاڈ شیپڈ لیڈر شپ انسٹیٹیوٹ

مکان نمبر ۳، گلی نمبر ۵، ڈی بلاک، یوحنا آباد لاہور، پاکستان
03466369762

The Story of God
A Gospel Narrative
Michael Gunn

is translated with Permission

by

GOD-SHAPED
LEADERSHIP INSTITUTE

ہر شخص کی ایک کہانی ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر کوئی اس کہانی پر یقین رکھتا ہے۔ہم متجسس ہیں اور اس طرح کے سوالوں کا جواب جاننے کی خواہش کرتے ہیں مثلاً ہم یہاں کیسے آئے ؟ہم یہاں کیوں ہیں؟ اس دنیا میں ہمارا مقصد کیا ہے؟ اگر ہر ایک چیز کا مقصد ہے تو ہم سب خوشی اور سکون کی خواہش کرتے ہیں اور ہم مسلسل ایسے ذرائع کی تلاش میں رہتے ہیں جن سے انسانی حالت کو بہتر کیا جا سکے کیونکہ اپنی ذات میں یہ دنیا اب اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے جب سے ہماری کہانی میں لفظ گناہ شامل ہوا ہے تب سے ہم اس بات سے واقف ہیں کہ یہ دنیا ٹھیک نہیں ہے۔ بہت سارے طریقوں سے ان گہرے سوالوں کے جواب دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بہت سارے مذاہب، فلسفے اور نقطہ نظر اس پر کوشش کرتے ہیں اور بعض کی شراکت اس میں اچھی ہے اور بعض نے اسے اور پیچیدہ اور مردہ کر دیا ہے، جب سے یہ مدعا زیر بحث ہے کہ کون اور کیا انسانیت کے لیے بہترین جواب ہے یہ ہماری مسیحی کوشش ہے کہ ہم ۲۱ ویں صدی کے سیاق و سباق میں خدا کی کہانی بائبلی نقطہ نظر سے بیان کر سکیں اور یہ ہمارا ایمان ہے۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور یہ تخلیق خدائے ثالوث (باپ، بیٹا اور پاک روح) کی دستکاری اور اسی کی خوشی کے لیے ہے (پیدائش 1:1-2 کلسیوں 1:15-17 ،افسیوں 1:3-14)۔خدا نے جو کہا وہ وجود میں آیا اور اس کے حکم سے منظّم ہوا (پیدائش 1:3-31 ، یسعیاہ 55:11)۔خدا سب کچھ وجود میں لایا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ وہ اب بھی اپنے کلام سے سب کچھ کرتا ہے یہ بات غیر متعلقہ ہے کہ تخلیق میں کتنا وقت درکار ہوا بلکہ سچائی یہ ہے کہ ہم جو کچھ بھی دیکھتے ہیں یہ سب کچھ طبعی طور پر، اس کے کلام سے،اس کے وسیلے سے اور اسی کے لیے پیدا کیا گیا اور اسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں (کلسیوں 1:17)۔

اور اسی میں ہم زندہ، چلتے پھرتے اور اسی میں ہمارا وجود ہے (اعمال 17:28)۔ جو کچھ بھی خدا نے بنایا اچھا تھا سوائے انسان کے جس کے بارے میں بہت اچھا کی اصطلاح استعمال ہوئی۔ پیدائش 1:3-31 ۔خدا نے کچھ بھی بُرا پیدا نہیں کیا کیونکہ خدا نے سب کچھ اپنے جلال کے لیے پیدا کیا (یسعیاہ 43:7)۔اور اپنی خوشی کے لیے پیدا کیا (افسیوں 1:5، 6، 11، 12 اور 14)۔ اسے کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں تھی اور نہ ہی وہ کسی چیز کو جواب دہ تھا۔

خدا وجود میں آنے والے ہر مادے کا خالق ہے ہمارا ایمان ہے کہ خدا ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے یعنی کہ وہ وقت، جگہ کی قید میں نہیں، وہ لامحدود اور ابدی ہے جو کہ ہمہ وقت دونوں چیزوں کا مالک ہے یعنی وہ بالاتر اور نزدیک بھی ہے۔ بالاتر ہونے سے مراد ہے کہ وہ اپنی تخلیق سے الگ ہے اور نزدیک ہونے سے مراد ہے کہ وہ مہیا کرنے اور قادرِ مطلق ہونے سے اپنی تخلیق میں شامل بھی ہے۔ خدا میں (باپ، بیٹا اور پاک روح) تمام اشخاص ایک دوسرے سے مختلف ہیں، اور ان میں فرمانبرداری پائی جاتی ہے پھر بھی وہ ایک ہیں (۱۔ کرنتھیوں 11:1-3، عبرانیوں 5:8، یوحنا 4:19)۔ اور تینوں اشخاص تخلیق اور نجات کے کام میں شامل ہیں (پیدائش 1:1-2، افسیوں 3-14)۔ خدا باپ ہر ایک چیز کا معمار (شروع کرنے والا) ہے اور یسوع اس کام کی تکمیل کرنے والا ہے اور پاک روح وہ قوت اور شخصی موجودگی ہے جو اس

بات کا یقین دلاتا ہے کہ خدا کے منصوبے کامیاب ہوتے ہیں جو خدا کے جلال کے لیے اور اس کی تخلیق کے لیے بھلے ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا کے بارے میں سمجھ ہی بائبلی معاشرے کی بنیاد ہے جس کی ضرورت خدا نے پوری نسل انسانی کے DNA میں رکھی ہے تاکہ ہم اپنے خاندان میں بھی وہی ساخت رکھ سکیں جو ہمیں تثلیث میں ملتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم اختلافات سے بھری دنیا میں بھی اتفاق کو فروغ دے سکتے ہیں (افسیوں 8:2، 10:3، 4: 11-16، فلپیوں 5:1، 7،27، 2:2، 4:1-2)۔

ہمارا یقین ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی شبیہ پر مرد اور عورت پیدا کیا تاکہ وہ زمین کو معمور و محکوم کریں (پیدائش 1:13-26، 2:15)۔ انسان کو اس لیے پیدا کیا گیا کہ وہ خدا کے جلال میں مطمئن رہے اور اس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارے۔ خدا نے انسان کے لیے سب کچھ مہیا کیا جو اسے زندہ رہنے اور بڑھنے کے لیے ضروری تھا مثلاً نظر، سوچنے کے لیے دماغ، تخلیقی صلاحیت، کھانا، پانی اور خوبصورتی وغیرہ۔ انسان خدا کی شبیہ پر پیدا کیا گیا جو خدائے ثالوث کی تصویر کشی کرتا ہے کہ وہ مماثلت بھی رکھتے ہیں اور مختلف بھی ہیں۔ ایک بھی ہیں اور جدا بھی۔ لہٰذا اس اتحاد کی گمراہی، تخلیق کے مقاصد کی توہین ہے۔ تب سے یہ ایک ہونے میں بھی مختلف ہونا اس دنیا میں تثلیث کی بہترین تصویر ہے۔ اور یہ اس لیے کہ آدمی اپنے باپ اور ماں کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے ملا رہے گا وہ ایک تن ہوں گے (پیدائش 2 :23-25)۔ جدا ہونے کی تخلیق میں ایک ہونا بھی ظاہر کرتی ہے جو کہ محبت اور ہمدردی کا ظہور ہے جو خدائے ثالوث کامل طور پر ایک دوسرے کے ساتھ بانٹتے ہیں علیحدگی کے بغیر سچی محبت اور ہمدردی وجود نہیں رکھتی بہت سارے لوگ جدا ہونے کو برائی، جنگ، قومیت، جنس اور نسل پرستی کی جڑ سمجھتے ہیں۔

اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ خدا نے عورت کو اس لیے بنایا کہ وہ اپنے خاوند کی رہنمائی میں وہ فرمان پورا کرے جو آدم کو دیا گیا کہ وہ خدا کو جلال دینے والی ثقافت کو فروغ دے وہ دونوں اپنی ذات میں برابر تھے جو خدائے ثالوث کی بہترین تصویر پیش کرتے ہیں جو جدا بھی ہیں لیکن تابع فرمانی کرتے ہیں، اپنے کردار میں جدا ہونے کے باوجود خدا کے فرمان کو پورا کرتے ہیں (پیدائش 2:1-15، ا۔ تمیتھیس 3 :13-14، ا۔ کرنتھیوں 11:1-3، افسیوں 5:22-31)۔

اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ انسانی معاشرے میں گناہ متعارف ہونے سے پہلے انسان خدا کے ساتھ مکمل طور پر صلح میں تھا ایک دوسرے کے ساتھ بھی، اپنے ساتھ بھی اور اپنے ماحول کے ساتھ بھی صلح میں تھا جو اسے خدا کی پرستش کرنے اور مکمل طور پر اس پر انحصار کرنے میں تقویت دیتی تھی۔ وہ مکمل طور پر اپنے خالق کی عبادت میں خوش رہتے تھے۔ اسی لیے وہ مکمل اور پوری طرح مطمئن تھے اور کبھی کوئی خواہش نہ کرتے تھے جو کچھ خداوند نے دیا تھا اس میں خوش تھے۔

اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ انسان خدا کے ساتھ امن میں ہونے کے باوجود فرشتوں کی آزمائش میں آ گیا۔ وہ فرشتگان جن کو خدا نے پیدا کیا اور انہوں نے خدا کے خلاف بغاوت کی اور خدا سے بلند تخت لگانے کی خواہش کی (یسعیاہ 14) اور یہ خدا کی آگاہی سے باہر نہیں تھا، لیکن انسان نے خدا کو رد کیا، جو زندگی کے پانی کا سرچشمہ تھا اور اپنے ہی حوض کھودے، شکستہ حوض، جن میں پانی نہیں (یرمیاہ 2:13)۔ اور اسکے

دل کا گھمنڈا سے قبر میں لے آیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ساری نسل انسانی اپنے مقام سے گر گئی اور روحانی طور پر مر گئی۔ آدم کے گناہ کی وجہ بت پرستی اور گھمنڈ تھا جو ساری نسل انسانی میں سما گئی۔ اس وجہ سے انسان مکمل طور پر خدا کے قہر اور عدالت کا مستحق تھا، کیونکہ اس نے نافرمانی کی اور اس کا دل ہمیشہ اسے برائی کی طرف راغب تھا۔عدالت کرنا خدا کی صفت ہے جو ہر نافرمان کے خلاف ہوتی ہے اور انسان کے پاس اس کا کوئی بہانہ نہیں، (رومیوں 3:1)۔

اس لیے تمام نسل انسانی مروثی طور پر گناہ کی فطرت میں پیدا ہوتی ہے جو ہر انسان کو اپنے حقیقی خدا میں مردہ رکھتی ہے اور وہ نجات کے پیغام سے محروم ہوتا ہے (پیدائش 3:5-6، رومیوں 5:12)۔ اور انسان اس روحانی موت کا اظہار تو خدا کے بغیر خوشی اور پھر اپنی نجات کا راستہ خود سے ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے (لوقا 15:11-32)۔ انسان خدا کو رد کرتا ہے (جبکہ خدا زندگی کا سرچشمہ ہے) اور اپنی نجات کے لیے خود کوشش کرتا ہے گناہ کی وجہ سے اس کے اندر فطرت ہے کہ وہ ہمیشہ تعریف چاہتا ہے اور اپنے لیے بہت سے جھوٹے خدا، بت بنا لیتا ہے کو جو کہ بت پرستی ہے (یرمیاہ 2:13، یوحنا 7:37-39)۔ ہم اپنے ہر اچھے، برے کام کے لیے عدالت کے لائق ہوتے ہیں، جس کا مطلب ہے کہ ہمیں نجات دہندہ کی ضرورت ہے (عبرانیوں 6:1)۔ اور انسان کی بت پرستی اور خدا کو رد کرنے کی وجہ سے وہ کبھی مطمئن نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ شکستہ حال اور معمول کے مطابق ہر روز جنگ، تعصب، کڑواہٹ، معاف نہ کرنا، مذہب پرستی، لالچ، بد گوئی، جنسی بداخلاقی اور اس طرح کی کئی برائیوں کا تجربہ کرتا ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ گناہ کا نتیجہ دوررس اور اتنا تباہ کن ہے کہ اس نے انسان کو خدا کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ، اپنے ساتھ، ہر پہلو میں متاثر کیا ہے۔ انسان کا سکون بکھر گیا اور وہ لگاتار شکستہ حوض پر نظر کرتا ہے جس سے وہ اپنی روح کو آسودہ کر سکے، لیکن جب بھی ہم آسودگی اور خوشی کو خدا سے الگ ہو کر تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو زمین پر ہم روزمرہ کی زندگی میں تباہ کن اثرات پیدا کرتے ہیں (امثال 14:12، 16:25)۔ انسان کا مسئلہ کبھی بھی معاہدوں، انسانی فلسفوں، علاج، سماجی کام، دولت، بڑھائی فوج، انسانی حقوق کے اداروں، مذاہب اور سیاسی طور پر حل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا کو رد کرنا ان کے خدا کے ساتھ رشتے کو خراب کر گیا۔ جس کی وجہ سے وہ زندگی میں کبھی مطمئن نہیں ہوتے۔ اور یہ حتمی طور پر کبھی مطمئن نہ ہونا اور موت کی طرف گامزن ہے۔

اور خداوند نے اپنے فضل میں برائی پر حملہ کیا اور انسانیت کو محدود کرتے ہوئے گناہ کے نتیجے کے طور پر روحانی موت کے ساتھ ساتھ جسمانی موت کو متعارف کرایا۔ خدا نے اپنے فضل سے انسان سے یکجا ہو کر اپنے دل کے ارادوں کی تکمیل کی تباہ کاریوں کو محدود کیا،
(پیدائش 2:17، 11:6-7)۔ جبکہ سب یکجا ہونے کی کوشش کرتے ہیں مگر متواتر جدا ہی ہوتے ہیں۔ جس طرح ڈر اور غرور رشتوں کو تباہ کرتا ہے اور انفرادی اور اجتماعی جنگ ہے۔ لیکن انجیل ہمیں یاد دلاتی ہے کہ یہ سب ہمارے گناہ آلودہ دل کی وجہ سے ہے اور وہ جدائی جس کا کفارہ ہوا ہے صرف وہی سچی محبت اور ہمدردی کو پیدا کرتا ہے۔ اسی لیے ہمارا ایمان ہے کہ نجات نہ صرف انفرادی طور پر بچاتی ہے بلکہ پوری تخلیق کا کفارہ ہے (رومیوں 8:19-25) اور ہماری جسمانی فطرت کی بھی تبدیلی ہے۔ انسان جب اپنے طریقے سے حل کا سوچتا ہے تو

وہ تشدد کا طریقہ استعمال کرتا ہے اپنی خواہش کو مار کر۔ لیکن انجیل دلوں کو تبدیل کرتی ہے اور گناہ کے وسیلے سے جو انسان کے سوچنے اور کرنے کا طریقہ بدلا تھا اس کو تبدیل کرتی ہے اور ساری تخلیق کا کفارہ ہوتا ہے۔

اسی لیے ہمارا ایمان ہے کہ یسوع جو خدا کا ابدی بیٹا ہے جس نے اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا (اپنی الٰہی خوبیاں چھوڑی نہیں) اور صلیبی موت گوارہ کی (فلپیوں 2:7-8)۔ جو کہ بنای عالم سے طے تھا (افسیوں 1:4، عبرانیوں 3:4)۔ یسوع انسانی صورت اختیار کرنے کی وجہ سے کامل متبادل تھا تاکہ وہ انسان کے گناہوں کے لیے قربان ہو سکے اور خدا بھی ہونے کی وجہ سے ہمارے گناہوں کی ادائیگی کر سکے۔ مکمل خدا اور مکمل انسان ہونے کے باعث اس نے کامل طور پر ہمارے گناہوں کے لیے کفارہ دیا ہماری خطاؤں کے عوض ہمیں راستبازی عطا کی، تاکہ ہم خدا کی پاک راست بازی میں داخل ہو سکیں۔ وہ جو گناہ سے واقف نہ تھا، ہماری خاطر گناہ بنا (۲۔ کرنتھیوں 5:21، ا۔ پطرس 2:24)۔

ہمارا ایمان ہے کہ خدا انسان کا عادل منصف ہے تو بھی خدا نے اپنے فضل کو ظاہر کیا اور وعدہ کیا کہ وہ ایک نجات دہندہ بھیجے گا جو گناہ اور برائی کو کچلے گا اور انسان کو گناہ کے خوفناک زوال سے نکالے گا۔ اس (خدا) نے اپنا فضل اس طرح ظاہر کیا کہ اس نے برہ قربان کیا اور آدم اور حوا کے ننگے پن کو ڈھانپا، جو اس بات کی نشان دہی تھی کہ ایک دن خدا اپنے بیٹے کو بھیجے گا جو آدم کے گناہ کو ڈھانپے گا اور اپنا لہو بہائے گا جو کہ عورت کی نسل سے ہو گا اور یہ خدا کا وعدہ تھا (پیدائش 3:15، 21 ، 22:13-14، خروج 12:42-51، عبرانیوں 9:10)۔

باغ عدن میں گناہ کی فطرت اور گناہ میں انسان کی مرضی اور خدا کا قادر مطلق ہونا واضح نہیں تو بھی خدا گناہ کا موجد نہیں ہے۔

اور دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ خدا ہی ہے جو روشنی بناتا ہے اور اندھیرے کو بھی (یسعیاہ 45:7)۔ بے شک خدا قادر مطلق ہے (تو بھی گناہ کا موجد نہیں ہے) لیکن گناہ کے چناؤ کے فیصلے میں انسان ہی کی مرضی تھی۔ گناہ انسان کی خواہش اور فیصلے سے ہی وجود میں آتا ہے۔ خدا پھر بھی انسان کی عدالت کرنے میں کامل رہتا ہے کیونکہ گناہ انسان کے فیصلہ اور غرور کا نتیجہ ہے اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ صرف ایک شخص کے گناہ کے وسیلہ سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے وسیلے موت آئی اور سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہوئے۔ اور اسی طرح ایک ہی شخص کے وسیلہ سے فضل دنیا میں آیا۔ اسی طرح ایک کے وسیلے سے نجات آئی۔

اسی لیے ہمارا ایمان ہے کہ نجات خداوند کی طرف سے ہے اور ان کے لیے جن کو اس نے پہلے سے مقرر کیا (رومیوں 8:28)۔ اور اسی طرح ہمیں فضل سے ہی ایمان کے وسیلے سے نجات ملتی ہے یہ ہمارے کاموں کا نتیجہ نہیں ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے یہ خدا کا تحفہ ہے۔

افسیوں 2:8-9۔ ہماری نجات مکمل طور پر خداوند کی طرف سے ہے۔ جب تک پاک روح ہمارے مردہ دلوں کو نیا نہیں بنا دیتا ہم کبھی بھی خدا کو چن نہیں سکتے (متی 12:15)۔ ہم اکثر اپنے گناہوں سے خلاصی پانے کے لیے مذاہب اور کئی مذہبی رسموں کا سہارا لیتے ہیں اور کبھی خدا کے پاس نہیں آتے ہیں اور کوئی بھی خداوند کے پاس تب تک نہیں آ سکتا جب تک خداوند خدا سے نہ بلائے (یوحنا 6:44) ۔ اور یہ انسان کی مرضی کو کم نہیں کرتا۔ بلکہ خدا کی قادر مرضی اس کو تبدیل کرتی ہے اور خدا کی یہی مرضی ہے کہ ہم اس کی مہربانی سے انجیل کو سن کر

ایمان لائیں (رومیوں 10:13-15، یوحنا 13,12:1)۔اور جب پاک روح دلوں کو نیا بناتا ہے تو مزاحمت کرنا ممکن نہیں رہتا۔اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ خدا کے پاس پورا اختیار ہے کہ وہ اس طرح قائل کرسکتا ہے اور یہ ناانصافی نہیں، جو اس میں ہمیشہ کی زندگی اور عذاب پاتے ہیں۔خدا کسی کی بھی ناحق عدالت نہیں کرتا اور نہ ہی کسی ناحق کو اپنی حضوری میں آنے کی اجازت دیتا ہے۔ہم سب عدالت کے لیے چنے گئے ہیں اسی لیے خدا اپنے ہر کام میں راست ہے۔خدا کی ابدی عدالت ان کے لیے خدا کا ابدی انصاف ہے جو اجتماعی اور انفرادی طور پر تاریخ میں برائی سے بھرے ہیں۔

اسی لیے ہمارا ایمان ہے کہ خدا کے مکمل طور پر راست ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ گناہ کی سزا دے اور گناہ کی سزا موت ہے جو سب کو انصاف کے طور پر ملتی ہے۔لکھا ہے "سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں" (رومیوں 23:3)۔ہم یسوع مسیح کے کفارے سے فضل ہی سے معاف کیے جاتے ہیں (رومیوں 15:5-17)۔اُسے خدا نے اُس کے خون کے باعث ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہوتا کہ جو گناہ پیشتر سے ہو چکے تھے اور جن سے خدا تحمل کر کے طرح دی تھی اُن کے بارے میں وہ اپنی راستبازی ظاہر کرے (رومیوں 5:3)۔اسی لیے خدا، یسوع مسیح میں نسلِ انسانی کو معاف کرنے اور جو نجات کے لیے واحد راستہ یسوع مسیح کو رد کرتے ہیں، اُن کو سزا دینے میں راست ہے۔اسی لیے یسوع مسیح "سب آدمیوں کا، خاص کر ایمانداروں کا منجی ہے" (۱۔تیمتھیُس 10:4)۔اپنے اُس کام کے وسیلے سے جو اُس نے صلیب پر انجام دیا لیکن موثر صرف اُن کے لیے ہے جو اُس پر ایمان لاتے ہیں۔خدا ہمہ وقت مہربان اور پاک ہے اور فریب نہیں دیتا ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ صرف یسوع نے ہمارے گناہوں کا کفارہ دیا بلکہ وہ جو گناہ سے واقف نہ تھا ہمارے لیے گناہ بن گیا تا کہ ہم اُسکی راستبازی میں راستباز بن سکیں۔ہمارا ایمان ہے کہ یہ راستبازی یسوع کی ہے ہماری اپنی نہیں، جو ہمیں پاک اور راستباز خدا کے سامنے کامل رُتبہ دیتی ہے۔اور جب ہمیں اس بات کا احساس ہونا شروع ہوتا ہے کہ خدا کتنا پاک ہے اور ہم کتنے گناہگار ہیں تو صلیب ہماری زندگی میں بڑا مقام حاصل کرتی جاتی ہے اور ہم فضل سے بھرپور زندگی گزارنا شروع کر دیتے ہیں۔اور خدا کی محبت ہمیں قائل کرتی ہے کہ ہم دوسروں سے پیار کریں اور بحالی کی خدمت سرانجام دیں جو یسوع کے وسیلے سے خدا نے ہمارے سُپرد کی ہے (متی 37:22-39 ، ۲۔کرنتھیوں 17:5-21)۔اور یہ ہمیں اس لیے بھی قائل کرتی ہے کہ ہم معاف کیے ہوئے لوگ کہلائیں، جو گناہ سے نفرت کرتے ہیں، اس لیے نہیں کہ ہمیں گناہ کا احساس ہے یا ہم خدا سے چاہتے ہیں کہ خدا ہمارے لیے کچھ کرے بلکہ اس کی بڑی محبت کے لیے جو وہ ہم سے رکھتا ہے (یوحنا 16:3، رومیوں 8:5 ، ۱۔یوحنا 8:4-11)۔جب ہم فضل میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں تو ہمیں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ہمیں اپنے مردہ کاموں سے توبہ کرنے کی ضرورت ہے (عبرانیوں 1:6)۔اور گناہ صرف یہی نہیں جو ہم کرتے ہیں بلکہ یہ ایسے دل کی عکاسی بھی کرتا ہے جو مختلف ذرائع سے خدا کو رد کرتے ہیں، اور ایسی مذہبی رسومات جو ایک نجات یافتہ دل سے ادا نہیں کی جاتیں بلکہ اپنی تعریف چاہنے والے اور کڑواہٹ سے بھرے دل سے کی جاتی ہیں۔ایک مذہبی دل متواتر یہ سوچتا رہتا ہے کہ گناہ کا معاملہ

بیرونی ہے اوراس کے حل اندرونی ہے اورہم اپنے کاموں سے مقبول کیے جاتے ہیں جبکہ انجیل ہمیں بتاتی ہے کہ گناہ کا معاملہ اندرونی ہے اوراس کا حل بیرونی (یسوع) ہے اورہمیں یسوع کے کاموں کوقبول کرنا ہے جواُس نے ہمارے لیے کیے ہیں، تب ہم یسوع کوجلال دیتے ہیں اور جو یسوع کوقبول کرنے کا پھل ہے وہ اچھے کام ہیں، جوکچھ باہر سے اندرجاتا ہے، آدمی کوناپاک نہیں کرتا لیکن جواندر سے باہر آتا ہے آدمی کوناپاک کرتا ہے کیونکہ بُرے خیال، خون ریزیاں، زناکاریاں، حرامکاریاں، چوریاں، جھوٹی گواہیاں، بدگوئیاں دل سے نکلتی ہیں (متی 15:10-20)۔ ہمارے بُرے کام ہمارے بُرے دل کی عکاسی کرتے ہیں جو کہ شریر دل ہے (یرمیاہ 9:27)۔ ایسے شریر اور پتھر دل کو صرف پاک روح کی تبدیلی یا نئی پیدائش کی قوت ہی بدل سکتی ہے اوراسکو گوشتین دل بنا سکتی ہے (حزقی ایل 36:25-30)۔

تاہم ہمارا ایمان ہے کہ خدا کی کہانی (بائبل) ہمیں یاد دلاتی ہے کہ خدا راستی اور کاملیت سے بدی کی عدالت کرے گا اور وہ اس جہان سے اپنے رشتے کی بحالی کے لیے کام کررہا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ شریروں کی ہلاکت سے اُسے خوشی نہیں۔ اس کی خواہش ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے (حزقی ایل 32:18، پطرس 9:3)۔ اور خدا نے اس کفارے کے کام کے لیے ایک شخص کو اپنے مقصد اور جلال کے لیے بُلا لیا اور وہ قوموں کے لیے برکت ٹھہرا (پیدائش 12:1-4)۔ اور یہ وہ بلائے ہوئے لوگ ہونگے جو اس فرمان کو لے کر کام کریں گے کہ "بڑھو اور پھل لاؤ" اور اُس کا جلال پوری دنیا میں ظاہر کرو۔ خدا نے ابرہام کو بلایا اور اُس کو قوموں کا باپ ٹھہرایا تا کہ سب جانیں کہ خدا ہی نجات دینے والا ہے۔ بجائے اس کے کہ، خدا کی اس مہربانی کا شکریہ ادا کیا جائے، انسان لگاتار خدا کو رد کرتا رہا اور خدا کے خلاف گناہ کرتا رہا اور خدا کی شریعت واحکام کی بجائے دنیاوی حکومت قائم کی اور اسکے دل کے منصوبے ہمیشہ بُرے ہی رہے اور وہ خدا کوجلال دینے میں ناکام رہا (رومیوں 23:3)۔ کیونکہ انسان کی لگاتار بغاوت اور خود کو بچانے کی اپنی کوشش کی وجہ سے خدا نے

ابرہام، اپنے لوگوں، نبیوں کو کہا کہ انسان کے گناہ کی سزا کے لیے قربانی کی ضرورت ہے جو کہ جانوروں کی قربانی تھی اور مکمل طور پر گناہ کی پوری قیمت نہ تھی۔ لیکن ایک قربانی ایسی تھی جو مکمل طور پر گناہ کا قرض اُتارنے والی تھی (یوحنا 1:29-36)۔ یہ قربانی ایک گوشتین دل والی تابع داری لائی، نہ کہ صرف رسمی تھی، کیونکہ حکم ماننا قربانی چڑھانے سے بہتر ہے (۱۔سموئیل 22:15)۔ اوراس قربانی کا مرکزی کردار یسوع مسیح تھا، جو ایک ہی بار سب کے لیے قربان ہوا، اور جی اٹھنے کے سبب سے موت اور گناہ کا بر ملا تماشا بنایا۔ ہمارا ایمان ہے کہ یسوع مسیح کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ راہ، حق اور زندگی میں ہوں اور کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا (یوحنا 6:14)۔ اور یہ نظریہ، کہ سارے راستے خدا تک جاتے ہیں، ایک مذہبی بیان ہے اور یہ ہٹ دھرم، منطق کے قوانین اور خدا کے مکاشفہ کے برعکس ہیں۔ یہ ایک ایسا مغربی داغدار نظریہ ہے، جس کی ہوا اُن کے اپنے سیاق وسباق میں دوسری ثقافتوں کے لیے نہایت تباہ کُن ہے۔

کوئی انسانی نظریہ زمین پر مکمل طور پر خدا کی نمائندگی نہیں کرسکا۔ اس لیے یسوع نے کلیسیا کو بلایا 'نئے اسرائیل کے طور پر' جو اس کی دلہن ہے اور اسکے ساتھ ساتھ چل کر دنیا میں اُسکا منصوبہ پورا کرے (یوحنا 16:10، افسیوں 5:29-31، رومیوں 6:9)۔ کلیسیا خدا کی بُلائی اور چُھڑائی ہوئی مشنری ہے جو تمام قوموں کے لیے برکت کا سبب ہے اور یروشلیم، یہودیہ، سامریہ اور دنیا کی انتہا تک گواہ ہے

(اعمال 8:1)۔ جب کہ انجیل خدا کی طرف سے انسانی ثقافت میں آئی تا کہ اُسے گناہ سے چھڑا سکے اور یہ خدا نے اپنے جلال کے لیے کیا اور کلیسیا کو خدا نے اس لیے بلایا کہ وہ اس کام میں خدا کے معاون، انجیل کا پرچار اور اس میں زندگی گزار سکے۔ یسوع مسیح کی دوسری آمد پر خدا تخلیق کو رہائی دے گا اور ایک نیا شہر یروشلیم متعارف کروائے گا اور آسمان سے اُترتا دکھائی دے گا جو برّے کی دلہن کے لیے تیار ہو گا (مکاشفہ 2:21,8-7:19)۔ اور جیسے اُسکی مرضی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی پوری ہوگی (متی 10:6)۔

جب یسوع دوبارہ آئے گا تو وہ کام مکمل کرے گا جو اُس نے صلیب پر شروع کیا، مردوں میں سے جی اُٹھا، کلیسیا کا قیام، جس میں سب ایماندار ہوں گے، اپنے گناہوں اور کاموں کے لیے توبہ کریں گے اور یسوع مسیح کو واحد نجات دہندہ سمجھیں گے۔ تب وہ زندوں اور مُردوں کی عدالت کرے گا اور برائی کو مکمل طور پر ختم کرے گا، اور نیا آسمان اور نئی زمین دے گا جو برائی سے مبرّا ہوگی جس میں خدا کی موجودگی اور حکومت ہوگی۔

کلیسیا دنیا میں خدا کے بلائے ہوئے لوگ ہیں جو خدا کے جلال کے لیے ہیں، تا کہ اب کلیسیا کے وسیلے سے خدا کی طرح طرح کی حکمت، اُن حکومت اور اختیار والوں کو جو آسمانی مقاموں میں ہیں، معلوم ہو جائے (افسیوں 10:3)۔ خدا کے لوگ، کلیسیا اس دنیا میں ہماری خدا کے ساتھ جدائی، غضب اور نفرت سے بحالی کی گواہی ہے۔ خدا جلال پاتا ہے کلیسیا خدا کے اس ارادے کا بیان کرتی ہے کہ خدا کی انسان کے ساتھ، اور انسان کی انسان کے درمیان جو نفرت اور جدائی کی دیوار تھی وہ ٹوٹ گئی ہے۔ نسل پسندی، تعصب اور علیحدگی گناہ کی وجہ سے تھی، نہ کہ خدا کے روح کی وجہ سے (افسیوں 10:2 , 10:3، گلتیوں 28:2، مکاشفہ 7:9 , 9-7:5)۔ کلیسیا کو نگہبان اور بزرگ چلاتے ہیں (ا۔ تمتھیس 3، ططُس 1، اعمال 28-17:20 , 23:14)۔ وہ کلیسیا کی نگہبانی، دیکھ بھال، خدمت اور تعلیم دیتے ہیں۔

ہم اسکی خدمت اور جلال کے لیے وجود رکھتے ہیں (متی 20-19:28، اعمال 28:1، ا۔ پطرس 9:2)۔ کلیسیا خدا کی کہانی کو بیان کرنے کے لیے رخنوں میں کھڑی ہوتی ہے جب تک کہ ہمارا خداوند یسوع مسیح لوٹ نہ آئے تب ہم سب کو جلالی بدن عطا کیے جائیں گے اور ہم مسیح میں ہمیشہ کی زندگی گزاریں گے اور اُسکی پرستش کریں گے، جس کے لیے ہم پیدا کیے گئے تھے اور اسی میں ہم خوش ہونگے یعنی جینا میرے لیے مسیح اور مرنا نفع (فلپیوں 21:1)۔ موت میں، ہم یہ سکون حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں، کلیسیا کے لوگ مکمل طور پر اس خوشی میں خدا کو جلال دیں گے اور یسوع مسیح میں ہمیشہ خدا کو جلال دیتے رہیں گے۔ ہم اکثر اس دنیا اور اس کی چیزوں میں سکون تلاش کرنے میں لگے رہتے ہیں مگر ہم کبھی بھی اس میں مطمئن نہیں ہو سکتے، لیکن یسوع مسیح میں ہم مکمل سکون پا سکتے ہیں اور یہ ابدیت میں ہوگا۔ وہی خدا کی ملکیت کی مخلصی کے لیے، ہماری میراث کا بیعانہ ہے تا کہ اُس کے جلال کی ستائش ہو (افسیوں 14-3:1)۔

اسی لیے ہمارا ایمان ہے کہ ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد، برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے، جانیں (یوحنا 3:17)۔

یہی ہماری اُمید ہے کہ یسوع دوبارہ آئیگا اور کلیسیا کے ساتھ مل کر بادشاہی کرے گا، اپنے لوگوں میں موجود ہوگا، جو اُس کی پرستش کریں

گے،اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ جب وہ دوبارہ آئیگا تو وہ برائی ،موت ،اور گناہ کا مکمل خاتمہ کردیگا،اور اپنے لوگوں کے ساتھ ہمیشہ رہے گا تب نئی زمین اور نیا آسمان ہوگا۔

اسی لیے ہمارا ایمان ہے کہ یسوع کے منصوبے اور آنے کے وقت کے بارے میں دلیلیں بے فائدہ ہیں اور اس بات کو جاننے میں نا کام ہیں کہ مُستقبل میں ہمارے لیے برکت نہیں ہے بلکہ مُستقبل میں برکت کئی گنا زیادہ ہوگی،یسوع مسیح ہمارا انعام ہے اور کوئی دوسرا انعام اسکی جگہ اور قدر حاصل نہیں کرسکتا۔

اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کے بہت سارے وعدے یسوع کی پہلی آمد میں پورے کیے جا چکے ہیں،مگر تمام نہیں،اور اُس کی برکت کے کافی پہلو ہیں جیسے گناہ سے آزاد زندگی،مکمل کفارہ ،شفا اور آنسوؤں کا پونچھنا وغیرہ، تب تک پورے نہیں ہونگے ،جب تک وہ دوبارہ نہ آئے اور یہ مسیح کی آمدِ ثانی میں ممکن ہوگا(ا۔تھسلنیکیوں 13:4 , 11:5، ا۔کرنتھیوں 15)۔

ابھی تک ہمیں آئینہ میں دھندلا سا دکھائی دیتا ہے،ا۔کرنتھیوں 12:13۔مگر خدا کے الہام پر مسلسل غور وفکر کرنے سے ہم روحانی بصیرت میں ترقی کرتے رہتے ہیں'ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے،تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لیے فائدہ مند ہے(۲۔تمتھیس 16:3، رومیوں 2:12)۔اور خدا نے کلیسیائی اور انفرادی طور پر فضل کا تحفہ عطا کیا ہے کہ جو ہمیں اتحاد میں اور یسوع مسیح کے علم میں بڑھنے میں مدد کرتا ہے(افسیوں 4:11-13، رومیوں 3:12-9)۔

ہمارا ایمان ہے کہ خدا ہماری نعمت کو جب چاہے،جس بھی مقصد کے لیے،کسی بھی وقت استعمال کرسکتا ہے کیونکہ وہی ہمیں نعمتوں سے نوازتا ہے(یعقوب 17:1)۔ہم ''خوشحالی کی انجیل'' کو ترک کرتے ہیں،جو کہ آدھا سچ ہے اور اسکا اختتام ایک بدعت،کڑواہٹ اور خودی راستبازی پر ہوتا ہے جو ہمارا دھیان خدا کی بجائے خوشحالی صحت اور دولت کی تکمیل پر لگاتا ہے اور خدا کو صرف چیزیں حاصل کرنے کا ذریعہ بناتا ہے۔خدا کا کلام ہمیں یہ سب چیزوں کا بتاتا ہے کہ یہ صرف خداوند میں ممکن ہیں،جب ہم اُسے رُوبرو دیکھیں گے۔انسان خستہ حال ہے اور خدا ہی خوشی کا ذریعہ ہے اور وہی تسلی اور شفا کا منبع ہے اور وہ ابد تک ہے۔یسوع ہمیں بتاتا ہے کہ اِس دنیا میں ہمیں بہت سارے مُصائب کا سامنا کرنا ہے لیکن ہم خدا میں تسلی اور صلح پاتے ہیں(یوحنا 33:16)۔اور کوئی بھی تعلیم جب تک ایذا رسانی اور مصائب کے عقیدے کو شامل نہ کرے،وہ خدا کا مکاشفہ نہیں اور انسان کا زمین پر تجربے سے انکار کرتا ہے۔خدا کو جاننا،اسکا یہ مطلب نہیں کہ زمین پر ہماری مشکلات کا خاتمہ ہے بلکہ اسکا یہ مطلب ہے کہ ہمارا نجات دہندہ بھی سب طرح سے مشکلات میں سے گزرا اور وہ ہمیشہ ہر جگہ ہمارے ساتھ ساتھ ہے(زبور 4:23)۔اور ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ ہمارے پاس مستقبل کی اُمید ہے جو اِس دُنیا کی مشکلات میں بھی ہمیں تسلی دیتی ہے،۲۔کرنتھیوں 4:7-18۔

میں کیا کروں کہ یسوع مسیح میری زندگی میں راہنمائی کرے؟

(رومیوں23:3 , 10:8-15، یوحنا 16:3، اعمال 2:27-38 , 16:30-31 ، افسیوں 2:8-9، عبرانیوں 6:11)

چاہے ہم خدا کے فضل سے بچ چکے ہیں اور اُسنے ہمارے گناہوں کا قرض صلیب پر ادا کر دیا ہے اور کچھ ایسا نہیں جو ہم نجات حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ ہمیں اُس پر ایمان لانے کی ضرورت ہے نا کہ نجات حاصل کرنے کے لیے اپنی کوشش کو فروغ دیں، جیسے لوگوں کے سامنے عتراف کرنا یا بپتسمہ اور خطاؤں کی معافی کو نجات کے طور پر سرانجام دینا۔

یہ عمل اُس وقت شروع ہوتا ہے جب ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہم گناہگار ہیں اور گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ بہت سارے لوگوں کے سامنے یہ رکاوٹ ہوتی ہے کہ یہ ماننے سے انکاری ہوتے ہیں کہ وہ ایک گناہ والی زندگی گزار رہے ہیں۔ گناہ صرف یہ نہیں، جو ہم کرتے ہیں بلکہ یہ کہ ہم دل سے کیسے ہیں؟ جب تک ہم اِس بات کا اقرار نہیں کرتے کہ ہم نے خود خدا اور اُسکی راہ کو رد کیا ہے، ہم اُسکے پاس نہیں جا سکتے۔

جب ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تب ہمیں اس بات پر یقین رکھنا چاہیے کہ مسیح کیا ہے اور وہ کیا کہتا ہے اور اُس نے ہمارے گناہوں کا کفارہ دیا ہے۔ ہماری زندگی میں ایمان خدا کا تحفہ ہے جو خدا کے فضل کو متحرک کرتا ہے، بغیر ایمان لائے ہم خدا کو خوش نہیں کر سکتے۔

اور پھر ہمیں بپتسمہ لینا ہے یسوع مسیح کے کہے کی تابعداری کے طور پر۔ بپتسمہ ہمیں نجات نہیں دیتا، لیکن یہ ایک اعلانیہ نشان ہے جو ہمیں یسوع مسیح کے ساتھ اپنے رشتے میں گواہی کے طور پر لوگوں کے سامنے لیتے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے ہمیں infoforanchor@gmail.com پر رابطہ کریں۔

مائیکل گن لونگ بیچ، کیلیفورنیا میں واقع، اینکر کمیونٹی چرچ کے خادمین میں سے ایک خادم ہیں۔ یہ ۱۹۹۶ سے پوری دنیا میں کلیساؤں کے قیام میں سرگرم رہیں ہیں۔ انہوں نے دو کتابیں لکھیں ہیں پہلی گاسپل اور کلچر اور دوسری ڈائیوینچی کوڈ۔ اور وہ پینتس سال سے اپنی بیوی ڈونا کے ساتھ کیلیفورنیا میں رہتے ہیں۔ اور اُن کے دو بچے ہیں جن کے نام جسٹن اور کریزا ہیں۔

خدا کی کہانی، ایک انجیلی بیان یا خدا کی کہانی کے مطابق عقیدہ کا بیان ہے جو باغ عدن سے شروع ہوتا ہے اور جس کا اختتام زمین پر ایک نئے شہر میں ہوگا، جس کا سپہ سالار خدا خود ہوگا۔ بہت سارے مذاہب، فلسفے اور نقطہ نظر زندگی کے بنیادی سوالوں کے جواب دینے میں قاصر ہیں۔ مثلاً ہم یہاں کیوں ہیں؟ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے؟ انسان کا مسئلہ کیا ہے؟ ان مسائل کا حل کیا ہیں؟ انسان اور مذہب اس کے جواب میں جو کہتے ہیں اس کا پھل بہت تھوڑا ہے مگر وہ لڑائی اور جنگ کو پیدا کرتے ہیں مگر یسوع مسیح کی خوشخبری کا نتیجہ امن ہے جو اُس نے صلیب پر اپنے آپ کو قربان کیا، اور یہ نہ صرف عاجزی اور محبت کی بہترین نمونہ ہے بلکہ انسان کے مسائل میں سے بڑے مسئلے، گناہ کا حل بھی ہے۔ یہ مختصر تحریری بیان خدا کی کہانی اور زندگی کے بنیادی سوالوں کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتا ہے اور ان سوالوں کے جواب صرف خدا ہی مہیا کر سکتا ہے اور مصنف نے بہت سی آیات کا حوالہ دیا ہے اور پڑھنے والوں کو لیے موقع ہے کہ وہ خود ان کا مطالعہ کریں اور اس بیان اور خدا کی کہانی کو سمجھیں اور مصنف یہ بھی تجویز دیتا ہے کہ بائبل مقدس میں سے خدا کی پوری کہانی کو ضرور پڑھیں۔ جب آپ بائبل میں سے خدا کی کہانی کا مطالعہ کریں گے تو ممکن ہے کچھ ایسے واقعات یا باتیں آپ کو ملیں جن کو سمجھنا مشکل ہے پر یہ ہمارا یقین ہے جب آپ اُسکو حوالہ متن اور حوالہ کے پس منظر کو دیکھ کر پڑھیں گے تو آپ کو جواب ملے گا اور اگر آپ کو خدا کی کہانی کے مطلق مزید سوالات درپیش آئیں تو infoforanchor@gmail.com پر ہمیں لکھیں۔

خداوند آپکے ساتھ ہو،

سولا ڈی گلوریا

مائیکل گن

5 800131 251211